خلیفۂ بلافصل رسول، امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات پر خلیفۂ راشد، امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تعزیتی خطبہ

سید عطاء المنان بخاری

خلیفۂ راشد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفۂ بلافصل رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر ملی تو فوراً انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے مکان سے باہر تشریف لے آئے اور فرمایا۔ **الیوم انقطعت خلافة النبوة.** آج خلافت نبوت کا انقطاع ہوگیا۔ اور پھر جس مکان میں سیدنا ابوبکر کا جسدِ خا کی تھا۔ اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا جو فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہونے کے علاوہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیّبہ کا ایک نہایت حسین وجمیل اور ایمان افروز مرقع بھی ہے۔ آپ نے فرمایا:

”یرحمک اللّٰہ یا ابابکر کنت الف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وانسه و مستراحه و ثقته و موضع سره و مشاورته. کنت اول القوم اسلاماً واخلصهم ایماناً واشدهم یقیناً واخوفهم للّٰه و اعظمهم غناءً فی دین اللّٰه و احوطهم علی رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم واحد بهم علی الاسلام وایمنهم علی اصحابه واحسنهم صحبةً واکبرهم مناقباً وافضلهم سوابق و ارفعهم درجةً واقربهم وسیلةً واشبههم برسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هدیاً وسمة و رافةً و فضلاً و اشرفهم منزلةً واکرمهم علیه و اوثقهم عندهٗ فجزاک اللّٰه عن الاسلام و عن رسوله خیراً کنت عنده بمنزلةِ السمع والبصر صدّقت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حین کذبه الناس فسماک اللّٰه عزّ وجل فی تنزیله صدیقاً

ترجمه: اے ابوبکر! اللہ تم پر رحم کرے۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب، مونس، راحت، معتمد اور ان کے محرم راز ومشیر تھے، تم سب سے پہلے اسلام لائے اور تم سب سے زیادہ مخلص مؤمن تھے۔ تمہارا یقین سب سے زیادہ مضبوط تھا تم سب سے زیادہ اللہ کا خوف کرنے والے اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ بے نیاز یعنی دوسری چیزوں کی پروانہ کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ معتبر۔ اسلام پر سب سے زیادہ مہربان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لیے سب سے زیادہ بابرکت رفاقت میں اُن سب سے بہتر مناقب اور فضائل میں سب سے بڑھ چڑھ کر، پیش قدمیوں میں سب سے افضل و برتر درجہ میں سب سے اونچے اور وسیلہ کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

فقال وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ الذی جاء بالصدق محمد و صدق به ابوبکر واسیتهٗ حین بخلوا وقمت به عند المکاره حین عنه قعدوا وصحبتهٗ فی الشدة اکرم الصحبة ثانی اثنین وصاحبه فی الغار والمُنَزَّلُ علیه السکینة ورفیقهٗ فی الهجرة وخَلَفْتَهٗ فی دین الله وامته احسن الخلافة حین ارتد الناس وقمت بالامر مالم یقم به خلیفةُ نبی فنهضت حین وهن اصحابک و برزت وحین استکافو وقویت حین ضعفوا الزمت منهاج رسول الله صلی الله علیه وسلّم اذ هو واکنت خلیفةً حقاً لم تنازع ولم تصدع بزعم المنافقین وکبت الکافرین وکره الحاسدین وغیظ الباغین وقمت بالامر حین فشلوا وثَبتَّ اذ تضعفوا ومضیت بنور الله اذ وقفوا فاتبعوک فهدوا وکنت اخفضهم صوتا واعلاهم فوقاً وامثلهم کلاماً واصوبهم منطقاً و اطولهم صمتاً ابلغهم قولاً واشجعهم نفساً واعرفهم بالامور اشرفهم عملا کنت والله للدین یعسوبا اولاً حین نفر عنه الناس واخراً حین اقبلوا کنت للمؤمنین اباً رحیماً حتی صاروا علیک عیالاً فحملت اثقال ما ضعفوا و وعَیْتَ ما اهملوا وحفظت ما اضاعوا وعلمتَ ما جهلوا وشمرت اذ خضعوا وصبرت اذ جزعوا فادرکت اوتار ما طلبوا وراجعوا برشدهم برأیکَ فظفروا ونالوا بک مالم یحتسبوا.

سب سے زیادہ مشابہ سیرت میں عادت میں مہربانی اور فضل میں، صحابہ میں سب سے زیادہ اونچے مرتبہ والے اور حضور کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم اور معتمد تھے پس اللہ اسلام اور اپنے رسول کی طرف سے تم کو جزائے خیر عطا فرمائے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بمنزلۂ گوش وچشم تھے۔ تم نے حضور کی تصدیق اس وقت کی جبکہ لوگوں نے آپ کی تکذیب کی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں تم کو صدیق کہا ہے چنانچہ فرمایا ''وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ '' سچائی لانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے ابوبکر۔ تم نے حضور کے ساتھ غم خواری اس وقت کی جبکہ لوگوں نے بخل کیا اور تم ناگوار باتوں کے وقت حضور کے ساتھ اس وقت بھی کھڑے رہے جبکہ لوگ آپ سے بچھڑ گئے۔ تم نے سختیوں میں بھی حضور کے ساتھ صحبت ورفاقت کا حق باحسن وجوہ ادا کیا۔ تم ثانی اثنین اور رفیق غار (ثور) تھے اور تم پر سکون نازل ہوا تھا۔ تم ہجرت میں آپ کے رفیق تھے اور اللہ کے دین میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت پر۔ تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے خلیفہ بنے جس نے اس وقت خلافت کا حق ادا کر دیا جبکہ لوگ مرتد ہو گئے تھے اور تم نے خلافت کا وہ حق ادا کیا جو کسی پیغمبر کے خلیفہ نے نہیں کیا تھا، چنانچہ تم نے اس وقت مستعدی دکھائی جبکہ تمہارے ساتھی سُست ہو گئے تھے اور تم نے اس وقت جن کی جب کہ وہ عاجز ہو گئے تھے جب وہ کم زور تھے تو تم قوی رہے اور تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ کو اس وقت تھامے رکھا جبکہ لوگ پست ہو گئے تھے۔ تم بلانزاع وتفرقہ خلیفۂ حق تھے اگر چہ اس سے منافقوں کو غصہ، کفار کو رنج، حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو غیظ تھا۔

كنت على الكافرين عذاباً صبًّا ولهباً وللمؤمنين رحمة ونساً وحِصْناً.فطرت واللّٰه بقضائها وفزت بحيائها وذهبت بفضائلها وادركت سوابقها لم تقلل حجتكَ ولم تضعف بصيرتا ولم تجبن نفسك ولم يرع قلبك ولم يخر. كنت كالجبل الذي لا تحركه العواصف وكنت كما قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم اَمَّن الناس علينا في صحبتك وذاتِ يدك وكنت كما قال ضعيفاً في بدنك قويا في امر اللّٰه متواضعاً في نفسك عظيما عند اللّٰه جليلاً في اعين الناس كبيراً في انفسهم لم يكن لاحد فيك مغمز ولا لقائل فيك مهمز ولا لاحد فيك مطمع ولا لمخلوق عندك هوادة الضعيف الذليل عندك قوي عزيز حتى تاخذ بحقه والقوي عندك ضعيف ذليل حتى تأخذ منه الحق.القريبُ والبعيد عندك وفي ذالك سواءٌ اقرب الناس اليك واطوعهم للّٰه وَ اتقاهم لهٗ.شانك الحق والصدق والرفق.قولك حكمٌ حتم وامرك حلمٌ وحزمٌ ورأيك علمٌ وعزمٌ فاقلعتَ وقد نهج السبيل وسهل العسير واطفيت النيران واعتدل بك الدين وقوى بكَ الايمان وثبت الاسلام والمسلمون وظهر امر اللّٰه ولو كره الكافرون فسبقت واللّٰه سبقاً بعيداً

تم امرِ حق پر ڈٹے رہے جبکہ لوگ بزدل ہو گئے اور تم ثابت قدم رہے جب لوگ کھڑے ہو گئے۔ آخر کار انھوں نے آپ کی پیروی کی اور ہدایت پائی۔ آپ کی آواز ان سب سے زیادہ پست تھی مگر آپ کا مرتبہ ان سب سے اونچا تھا۔ تمہارا کلام سب سے زیادہ سنجیدہ تھا۔ سب سے زیادہ تمہاری گفتگو درست تھی آپ سب سے زیادہ خاموش رہنے والے تھے آپ کا قول سب سے زیادہ بلیغ تھا۔ شجاعت میں آپ سب سے بڑھے ہوئے تھے، معاملات کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے آپ بخدا دین کے اوّلین سردار تھے۔ جب لوگ دین سے ہٹے تو آپ آخری سردار تھے۔ جب وہ دین کی طرف متوجہ ہوئے آپ مؤمنین کے لیے رحیم باپ تھے۔ یہاں تک کہ وہ آپ کی اولاد کی طرح ہو گئے۔ جن بھاری بوجھوں کو وہ اٹھا نہ سکے تم نے ان کو اٹھا لیا۔ جس چیز کو انھوں نے چھوڑ دیا تھا تم نے اس کی نگرانی کی اور چیز انھوں نے ضائع کر دی تھی تم نے اس کی حفاظت کی جس کو وہ نہیں جانتے تھے تم نے وہ چیز ان کو سکھائی۔ جب وہ عاجز و درماندہ ہوئے تو تم نے مستعدی دکھائی جب وہ گھبرائے تو تم نے صبر کیا نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کی تم نے دادرسی کی اور وہ اپنی ہدایت کے لیے تمہاری رائے کی طرف رجوع ہوئے اور کامیاب ہوئے اور جس چیز کا ان کو اندازہ بھی نہیں تھا وہ انھوں نے پالی۔ تم کافروں کے لیے عذاب کی بارش اور آگ کا شعلہ تھے۔ مؤمنین کے لیے رحمت انسیت اور پناہ تھے تم نے اوصاف و کمالات کی فضا میں پرواز کی، تم نے ان کا عطیہ پایا اس کی اچھائیاں لے لیں۔ تمہاری حجت کو شکست نہیں ہوئی۔ تمہاری بصیرت کمزور نہیں ہوئی۔ تمہارا نفس بزدل نہیں ہوا۔ تمہارے دل میں خوف پیدا نہیں ہوا اور وہ کمزور نہیں ہوا۔ تم اس پہاڑ کی مانند تھے جس کو آندھیاں حرکت نہیں دے سکتیں اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم رفاقت اور مالی خدمت دونوں کے اعتبار سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے تھے

و اتعبت من بعدک اتعاباً شدیداً و فزت لخیر فوزا مبیناً فجللت عن البکاءِ وعظمت رزیتک فی السماء وھدت مصیبتک و الانام فانّا للّٰہِ وَ انّا الیہِ رَاجِعُون. وَرَضِیْنَا عن اللّٰہ قضاہ وسلمنا لہ امرہ فواللّٰہ لن یصلب المسلمون بعد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بمثلک ابداً کنت للدین عزاً وحرزاً وکھفاً وللمؤمنین فئۃً وحصناً وغیثاً وعلی المنافقین غلظۃً وغیظاً فالحقک اللّٰہ بنبیک صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا حرمنا اجرک ولا اضلنا بعدک فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون.''

(الریاض النضر ۃ المحب الطبر ی، جلد:۱، ص:۱۸۳، ۱۸۴، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ تھوڑے بہت لفظوں کے اختلاف کے ساتھ منتخب کنز العمال برمسند امام احمد بن حنبل، جلد:۴۔ص:۳۶۶ پر بھی ہے)

اور ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جسمانی اعتبار سے گو کمزور لیکن اللہ کے معاملہ میں قوی تھے۔ اپنے نفس کے اعتبار سے متواضع۔ اللہ کے نزدیک بڑے اور لوگوں کی آنکھوں اور دلوں میں بھاری کم اور بڑے تھے۔ تمہاری نسبت نہ کوئی طنز کرتا تھا اور نہ وہ حرف گیری کر سکتا تھا تم میں نہ کسی کو طمع تھی اور نہ تم کسی کی رعایت کرتے تھے۔ ضعیف اور پست آدمی تمہارے نزدیک قوی تھا کہ تم اس کو حق دلاتے تھے اور قوی تمہارے نزدیک ضعیف و ذلیل تھا کہ تم اس سے حق لیتے تھے، دور و نزدیک دونوں قسم کے آدمی تمہاری نگاہ میں یکساں تھے۔ جو اللہ کا سب سے زیادہ مطیع اور متقی ہوتا تھا وہی تمہارا سب سے زیادہ مقرب تھا۔ تمہاری شان حق۔ سچائی اور نرمی تھی تمہارا قول حکم قطعی اور تمہارا معاملہ بردباری اور دور اندیشی تھا اور تمہاری رائے علم اور عزم تھا اب آپ دنیا سے رخصت ہوئے جبکہ راستہ ہموار ہو گیا اور مشکل آسان ہو گئی، آگ بجھ گئی اور دین معتدل ہو گیا۔ ایمان قوی ہو گیا اسلام اور مسلمان ثابت قدم ہو گئے۔ اللہ کا امر غالب آ گیا اگرچہ کافروں کو اس سے تکلیف ہوتی تھی تم نے سخت پیش قدمی کی اور اپنے بعد میں آنے والوں کو تھکا دیا۔ تم خیر سے کامیاب ہوئے تم اس سے بلند و بالا ہو کہ تم پر آہ و بکا کی جائے تمہاری موت کی مصیبت تو آسمان میں بری طرح محسوس کی جا رہی ہے اور تمہاری مصیبت نے تو تمام دنیا کو ہلا دیا ہے۔ ہم سب اللہ کے لیے ہیں اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اللہ کی قضا پر ہم راضی ہیں ہم نے اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دیا ہے۔ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمہاری موت جیسا کوئی حادثہ مسلمانوں پر کبھی نازل نہیں ہوا تم دین کی عزت، جائے پناہ اور حفاظت گاہ تھے۔ مؤمنوں کے لیے ایک گروہ، قلعہ اور دار الامن تھے۔ منافقوں کے واسطے تشدد اور غضب تھے۔ پس اللہ تم کو تمہارے نبی سے ملا دے اور ہم کو تمہارے بعد تمہارے اجر سے محروم اور گم راہ نہ کرے۔'' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اُم المومنین، بنتِ صدیق اکبر، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''اے ابّا! اللہ آپ کو سرسبز وشاداب کرے اور آپ کو آپ کی بہترین کوششوں کا بدلہ عطا فرمائے۔ آپ نے دنیا سے منہ موڑا تو اس کو ذلیل کر دیا۔ اور آخرت کا رخ کیا تو آپ نے اس عزت بخش دی اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا حادثۂ وفات سب سے بڑا حادثہ ہے۔ لیکن بہرحال اللہ کی کتاب ہم کو حکم کرتی ہے کہ ہم صبر کریں۔ اور یہ صبر ہی آپ کی وفات کا سب سے اچھا عوض ہے اور میں اللہ سے امید کرتی ہوں کہ وہ مجھ کو میرے صبر کا بدلہ دے کر اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اے ابّا! آپ اپنی اس بیٹی کا آخری سلام قبول کیجیے جس نے آپ کی زندگی میں کبھی آپ کے ساتھ پرخاش نہیں رکھی۔ اور اب آپ کے مرنے پر وہ جزع وفزع نہیں کر رہی ہے۔''

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جسدِ خاکی کو خطاب کرکے فرمایا:

''اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ نے دنیا سے رخصت ہو کر قوم کو سخت محنت ومشقت میں مبتلا کر دیا۔ آپ کا سا ہونا تو درکنار۔ اب تو کوئی ایسا بھی نہیں جو آپ کی گرد تک پہنچ سکے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بشارت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نوحۂ ماتم تو اس عالم آب وگل میں برپا تھا لیکن عالم ملکوت میں اُس وقت کیا ہو رہا تھا؟ اس کا اندازہ اس سے ہوگا کہ خود سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ . ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (الفجر)

اے نفسِ مطمئنہ تو اپنے پروردگار کی طرف ہنسی خوشی چلا آ۔

اور پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا خوب ارشادِ ربّانی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہاں! اے ابوبکر جب تمہیں موت آئے گی تو اس وقت جبرئیل امین تم سے یہی کہیں گے۔

(کنز العمال بر مسند امام احمد بن حنبل، جلد:۴، ص:۳۴۵)

(ماخوذ از: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، تصنیف: مولانا سعید احمد اکبر آبادی، صفحہ ۳۰۷ تا ۳۱۳)

۞۞۞